کالم نگاری

کالم نگاری نہ ادب و شاعری ہے،نہ تقریر و خطابت کا نام ہے۔اور نہ سیاست کا،بلکہ یہ حکایت و داستاں سرائی ہے ۔یہ بیک وقت صحافت و ادب بھی ہے اور شاعری بھی،کالم نگاری داستاں گوئی بھی ۔یہاں تک کہ وہ تقریر و خطابت کی شعلہ سامانی کو اپنے دامن وسیع میں سمیٹے ہوئے ہے ۔کالم نگار کا قلم بھی شعلے برساتا ہے اور کبھی شبنم تو کبھی معاشرے کے ناسور پر نشتر لگاتا ہے اور کبھی دلوں پر مرہم بھی رکھتا ہے۔

کالم کے معنی و مفہوم:

کالم یا کالم نویسی فرانسیسی لفظ(Columna)اور لاطینی زبان کے لفظ (Colomne)سے ماخوذ ہے۔جس کے معانی(کھمبا یا ستون)کے ہیں۔اخبار نویسی کے اس فن کی ابتدا جنگ اول کے آخری وقتوں میں ہوئی۔

کالم اخباری زبان کی قدروں کی شناخت کرتا ہے۔جتنی اچھی (خبر)ہوگی اتنا ہی کالم اچھا ہوگا۔اور اچھی خبر کی بنیاد حقیقت میں پانچ ڈبلیوز

(W)Why,What,When,Where,Who

اور تھوڑا بہت حصہ How کا بھی ہوتا ہے ۔اسی طرح اردو میں لفظ(ک)ہے

۔یعنی(کیا،کون،کب،کہاں،کیوں) شامل ہیں ۔

کالم نویس کسی واقعے،حادثے وغیرہ کو اپنی علمی استعداد اور مشاہدے کے ذریعے کالم میں زیر تحریر لاتا ہے ۔

کالم نگاری کی اقسام:

ویسے تو کالم نگاری کی کئی اقسام ہیں ۔لیکن بنیادی یہی ہیں ۔جن سے اور قسمیں بنتی ہیں ۔

اسلوبی اقسام:

اسلوبی اقسام میں فکاہی کالم(مزاحیہ انداز)،سنجیدہ، اقتباسی ،ترکیبی مکتوبی،اور علامتی کالمز کو شامل کیا گیا ہے ۔

موضوعاتی اقسام:

اسی طرح طبی،دینی،قانونی،نفسیات،

اقتصادیات،کھیل پامسڑی(علم نجوم)اور فیشن پر لکھے گئے کالم وغیرہ ۔

مشاہداتی کالم'
سیاحت کے موضوع اور ڈائری نما کالمز بھی مشاہداتی کالم کہلاتے ہیں ۔

کالم نگاری کے بارے میں خیالات:
کالم نگاری کے بارے میں ابن انشاء کچھ اس طرح رقم طراز ہیں ۔"میں کالم کو (Essay
(مضمون سمجھتا ہوں جس طرح مضمون بے کراں چیز ہے کالم بھی ہے"
عطاء الحق قاسمی کے"کالم ایک تحریری کارٹون ہوتا ہے جس میں کالم نویس الفاظ سے خاکہ تیار کرتا ہے"

ماضی کے چند کالم نگار:
چراغ حسن حسرت،عبدالمجید سالک،نصراللہ خان،وقار انبالوی،ابراہیم جلیس اور شوکت تھانوی وغیرہ ۔

اسلوب کیا ہے ؟
اسلوب یا طرز_نگارش کو انگریزی میں(Style)کہتے ہیں۔اردو میں اس کے لیے "طرز یا اسلوب "کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔یہ افکار و خیالات کے اظہار و ابلاغ کا ایسا پیرایہ ہوتا ہے۔جو دلنشین بھی ہو اور منفرد بھی۔عربی اور جدید فارسی میں اس کو (سبک) کہتے ہیں۔ان تمام الفاظ کی اگر اصل پر غور کرنے سے ہی یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ اسلوب میں ترصیع یا صناعی(Ornamentation)کا مفہوم شامل رہا ہے۔
سب سے پہلے لفظ Style کو دیکھ لیں ۔یہ یونانی لفظ Stilus سے نکلا ہے۔جو ہاتھی دانت،لکڑی یا کسی دھات سے بنا ہوا ایک نوکیلا اوزار ہوتا ہے،جس سے موم کی تختیوں پر حروف و الفاظ یا نقوش کندہ کیے جاتے تھے۔
جدید فارسی اور عربی زبان میں اسٹائل کے لیے(سبک)استعمال ہوتا ہے۔اصل مصدری معنی میں عربی لفظ ہے۔(سبک،یسبک) یعنی(ضرب،یضرب)کے لغوی معانی ہیں دھات کو پگھلانا اور سانچے میں ڈھالنا۔یعنی کوئی خوش نما شکل دے دینا۔چنانچہ اس کا عربی میں مفہوم "کلام کو حشو و زوائد سے پاک کرنا "بھی ہے۔

ہندی میں اس مفہوم کو لفظ(شیلی) بولا جاتا ہے۔اگرچہ اس کی اصل لفظ شیل ہے جو اصول،برتاو،ڈھب اور ڈھنگ کا مفہوم ادا کرتا ہے۔شیلی کا مفہوم عین وہی ہے۔جو عربی میں اسلوب کا ہے۔
اردو میں اس کے لیے ایک لفظ(انداز)بھی مستعمل ہے۔

کالم نگار کی ذمہ داری:
کالم نگار معاشرے میں وجود پذیر ہونے والے نظریات و تحریکات کا بالا ستیعاب مشاہدہ کراتا ہے،کالم نگار اگر ظالم و مظلوم،حاکم و محکوم کے لئے تازیانہ ہے تو وہیں معاشرے کے مجبور و بے کس کے لئے شمع فروزاں بھی ہے۔ کالم نگاری صحافت کے دائرہ میں بھی آتی ہے ۔

کالم نگاری کا دائرہ کار:
کالم نگاری کا دائرہ کار اور دائرہ عمل اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ اس کی سماجی و سیاسی،تہذیبی و تمدنی،اخلاقی اور ہمہ گیر وسعت اور معنویت سے کون انکار کر سکتا ہے ۔اس کے اعتراف میں اکبر الہ آبادی یوں گویا ہیں۔
کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

کالم نگار کے لیے ہدایات:
کالم نگار کو قاری کے وقت کی قدر و قیمت کو سامنے رکھنا چاہیے ۔
غیر ضروری طوالت،لفاظی اور افسانوی انداز سے اجتناب کرنا چاہیے۔
کالم میں دئیے گئے مواد کا تسلسل کسی قیمت جدا نہیں ہونا چاہئیے ۔
ذاتی انا سے بالاتر ہو کر ملک و قوم کی بہتری کے لیے لکھا جائے۔

کالم نگاری کے اصول:

۱کالم نگاری کا پہلا اصول، کالم کا ٹائٹل جاندار اورکرسپی ہونا چاہئے ۔ ہمارا مشورہ ہوگا کالم کے ٹائٹل میں اگر موازنہ کا عنصر ہوتو زیادہ بہتررہے گا یعنی ایک کردار بہت امیر اور دوسرا بہت غریب یا پھر ایک کردار بہت ماڈرن اور شہری اور دوسرا بہت ہی پسماندہ اور دیہاتی۔مثال

کے طور پر ''لیہ کی بختو اور لندن کی کیتھرائن''، ''ڈیفنس کاٹونی اور بندر روڈ کا بوٹا،''گونگی لڑکی اور ڈی پی او ''اور'' گاما ، ماجھا اور گڈ گورننس ''وغیرہ۔
۲۔ اردو کالم نگاری میں ''اعتماد کی مار'' کا رہنما اصول پلّے باندھ لیں۔ مطلب آپ کو کسی چیز کے بارے میں اگر مکمل معلومات نہیں بھی تب بھی بڑے اعتماد سے انشاء پردازی کریں ۔ آج کے دور میں نہ تو لوگ اتنے پڑھے لکھے ہیں کہ ان کو ہر چیز کا علم ہو اور نہ ہی کسی کے پاس اتنا وقت کہ وہ معلومات کی تصدیق کرتے
پھریں۔ کالم میں ''اسی اعتماد کی مار'' کے اصول کے تحت آپ بڑے آرام بھی دے سکتے ہیں اور Sweeping Statement سے کسی بھی عنوان پر امید ہے اکثر اوقات یہ چل بھی جائے گی۔ خدانخواستہ کسی وقت نہ چلے اور بیک فائر کرجائے تو آرام سے ملبہ کاتب یا ٹائپسٹ کے گلے ڈال دیں ۔
۳۔کالم کے حوالے سے اگر آپ کے پاس مناسب مواد نہیں اور آپ چاہتے ہیں حقائق پر مبنی کالم لکھیں تو انٹر نیٹ آپ کے لئے حاضر ہے ۔کوشش کریں ساری معلومات صرف ایک ہی ویب سائٹ یا وکی پیڈیا سے نہ لیں کیونکہ ہونے کا خدشہ موجود رہتا ہے ۔ ٹاپک پر Expose اس طرح بعض اوقات تھوڑی تھوڑی معلومات دوچار ویب سائٹس سے لیں اور اردو میں ترجمہ کرکے کالم لکھنا شروع کردیں ۔دوچار ویب سائیٹس سے لی گئی معلومات کرنا نہ بھولیں تاکہ پکڑے جانے کا احتمال کم سے کم ہو۔ Re-mix کو
۴۔کسی ٹاپک پرمناسب مواد تو درکنار اگر آپ کو ٹاپک ہی نہیں مل رہا تو بھی پریشان ہونے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔آپ نے صرف اتنا کرنا ہے میں جاکر اس طرح کے جملے انگریزی میں ترجمہ کرکے (google) گوگل لکھیں جیسے ،''دنیا کے عجیب و غریب لوگ''،'' دنیا کے کامیاب ترین لوگ''، ''دنیا کے بے وقوف ترین لوگ'' وغیرہ ،پوری امید ہے آپ کو لکھنے کے لئے نہ صرف ٹاپک مل جائیں گے بلکہ پورے کا پورا کالم ہی مل جائے گا۔آپ نے صرف انگریزی سے اردو ترجمہ کرنا ہے اور مختلف کرنا ہے -Re-mix ویب سائٹس کی معلومات کو
۵۔اردو کالم نگاری میں الفاظ کا چناؤ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارا مشورہ ہو گا کوئی اچھی سی اردو لغت خریدیں اور اس میں سے دلکش اور متاثر

کن الفاظ اور محاوروں کا ایک ذخیرہ علیحدہ کرلیں مثلاً حکمرانوں کے اللّے تللّے، میرٹ کی دھجیاں، اقرباء پروری ،بے حس حکمران، ظلم کی چکّی میں پستے عوام، پولیس گردی وغیرہ۔ ایسے دلکش الفاظ اور محاوروں کا استعمال کرنے کا طریقہ ہے کہ اپنے ذخیرہ سے چند الفاظ اور محاورے نکالیں اور باری باری ایک ایک لفظ اور محاورے کا اچھا سا جملہ بنائیں اور اپنے کالم میں کسی مناسب جگہ پر فٹ کر دیں اور باقی ذخیرہ کسی اگلے کالم کے لئے سنبھال کے رکھ دیں۔

۶۔اچھے اشعار کا استعمال بھی بعض اوقات کالم کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس لئے الفاظ اور محاوروں کے ذخیرہ کے ساتھ ساتھ اشعار کا ایک مناسب ذخیرہ بھی ایک اچھے کالم نگار کو اپنے پاس ضرور رکھنا چاہئے۔ ان اشعار کی نوعیت کچھ اس طرح کی ہو تو زیادہ سود مند ہوگا ہو گا مثلاً ’’پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ..‘‘۔’’افراد کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر...‘‘یا پھر کچھ دوسرے اس طرح کے اشعار جن میں مشرقی اور مغربی تہذیب کا ذکر ہو یا پھر ایسے اشعار جن میں غریب امیر کا فرق اور روٹی’’ٹُکر‘‘ کے مسائل بیان کئے گئے ہوں۔

۷۔اگر آپ حال ہی میں کسی غیر ملک کا سفر کرکے آئے ہیں تو کم از کم دو کالموں کا مواد تو آپ کو دستیاب ہے۔یاد رکھیں اس طرح کے کالم کا پہلا اصول ہے کہ کبھی ایسا کالم غیر ملک سے واپسی پر فوراً نہ لکھیں بلکہ چند دن کا وقفہ دے کر لکھیں۔ ایسے کالم میں اپنے ان تمام میزبانوں کا ذکر کریں جنہوں نے آپ پر کچھ نہ کچھ خرچ کرنے کی سعادت حاصل کی ہو۔ جس صاحب نے سب سے زیادہ خرچ کیا اس کو بے شک ’’مین آف دی میچ‘‘ کا ایوارڈ دے دیں ۔ جس نے آپ کو دیار غیر میں وقت تو دیا مگر خرچ کے معاملے میں قبضی کا شکار رہا اس کو بالکل نظر انداز مت کریں بلکہ سرسری سا ذکر ضرور کر دیں تاکہ اگلی مرتبہ وہ بھی’’مین آف دی میچ‘‘ سے سبق حاصل کرسکے ۔

۸۔اگر آپ کو غیر ملکی سفر کا موقع نہیں ملا تو بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔آپ نے پاکستان کے اندر تو سفر ضرور کیا ہوگا مثلاً اگر آپ لیّہ گئے اور وہاں آپ کو پرانے کلاس فیلوز ’’حنیفا‘‘اور ’’ گاما‘‘مل گئے جن کے ساتھ آپ بچپن میں اسکول سے بھاگ کرکہیں گُلی ڈنڈا کھیلتے تھے

تو آپ آرام سے ان پر کالم لکھ سکتے ہیں اور لگے ہاتھوں آپ حنیفے کی مَاں چاچی بختو کا بھی ذکر کر سکتے ہیں۔ جس نے آپ سے حنیفے کی نوکری کے لئے سفارش کی ہو۔ مقامی سفر میں ایسا سفر بھی ہو سکتا ہے جس میں کسی ضلع کے انتظامی افسر نے کسی مشاعرہ وغیرہ میں آپ کو بلایا ہو ۔ آپ کو صرف اتنا کرنا ہوگا کہ ضلعی انتظامیہ کے افسرکا اگلے کالم میں علم و ادب پرور شخص کے طور پر ذکر خیر ہو۔ آپ کے لئے دو دن کے سفر کا''ٹی اے ڈی اے ''اور واپسی پر کالم کا مواد۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ نئے کالم نگاروں کے لئے نیک شگون ایسے ادب پرور 9آفیسرز میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔

۹۔اگر خدانخواستہ آپ کے پاس وقت بہت کم ہو اور کالم لکھنا ضروری ہو تو بھی کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں۔ اس کے لئے ایک طریقہ یہ کہ آپ ایک ایسا کالم تیار کر کے رکھ چھوڑیں جو ہر طرح کی صورت حال پر فٹ آجائے۔ جیسے بچپن میں امتحان کے دنوں میں کچھ سمجھدار طالب علم ایک مضمون تیار کرتے تھے اور اس کو ہر قسم کے مضمون میں فٹ کر دیتے تھے۔ جیسے ''میرا بہترین دوست'' کا مضمون تیار کیا اور اگر امتحان میں''میرا بہترین ٹیچر ''آگیا تو دوست کے لفظ کو ٹیچر سے تبدیل کرکے مضمون لکھ دیا جاتا تھا۔ اس طرح آپ بھی ایک ایسا کالم ضرور تیار رکھیں۔اس طرح کے کالم میں غربت، مہنگائی، کرپشن ، امن وامان ، پولیس گردی، اقربا پروری ، ملک تاریخ کے نازک موڑ پر ہے، نظام کی خرابی وغیرہ کے الفاظ اور جملوں کو اپنی اداکاری سے ایسے ملائیں کہ کالم کاکالم بنے اور وطن عزیز کا درد رکھنے والے شخص کا خطاب بھی مل جائے۔ اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو آپ کے لئے مزید آسان ٹوٹکا حاضر ہے، پورے کالم میں صرف محکمہ پولیس یا محکمہ پولیس کے کسی ڈی پی او کی دھنائی کرکے رکھ دیں، کام چل جائے گا۔

۱۰۔کالم چھپنے کے بعد اگلا مرحلہ اس کی مارکیٹنگ ہے۔ فی زمانہ اس کے مختلف طریقے رائج ہیں ۔پہلا طریقہ ، فیس بک پر نہ صرف Shareکریں ۔ واضح رہے کسی کو اپنا Tag کریں بلکہ اپنے ہر دوست کو کالم گن پوائنٹ پر پڑھوانے کا یہ سب سے شریفانہ طریقہ ہے۔دوسرا طریقہ، کالم کی فوٹو کاپیاں کراکے اپنے دوستوں میں تقسیم کریں۔ یہ فوٹو کاپیاں

اجرت دار بندوں کے ہاتھوں مختلف گھروں میں مت پھنکوائیں کیونکہ ایسا طریقہ ابھی تک عام نہیں ہوا۔ تیسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ کال اور ایس ایم ایس کے ذریعے اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو مطلع کریں۔ بس صرف ایک بات کا خیال رہے جس دن کالم چھپنا ہو اس سے پچھلی رات کو 12بجے کے بعد ایسی کال اور ایس ایم ایس کسی کو نہ کریں کیونکہ آدھی رات کے بعد کسی کو تنگ کرنا شریف لوگوں کا شیوہ نہیں۔۔

ختم شد